REGD No. L. 5254

۱۰۹

- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۲ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶ / ۱۱ | ۳ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش ۳ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۰

ہندوستان کا وقار خاک میں مل گیا ہے اور وہ اپنے دوستوں سے کٹ کر رہ گیا ہے

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری کا بیان

گوالیار ۲ فروری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری نے کہا ہے کہ ہندوستان اپنی خارجہ پالیسی کی وجہ سے اپنے دوستوں سے کٹ کر دنیا میں تنہا رہ گیا ہے۔ اور اس کا وقار خاک میں مل گیا ہے۔ — کل ایک جلسۂ عام میں مہاسبھا کے جنرل سکرٹری مسٹر دیش پانڈے نے تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا پنڈت نہرو کی خارجہ پالیسی کا ہی یہ اثر ہے کہ آج مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان دنیا سے کٹ کر الگ تھلگ ہو گیا ہے۔ حتّٰے کہ اس کے دوستوں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے کہا بھارت کی حکومت کی خارجہ پالیسی کا ہی یہ اثر ہے کہ آج ملک سے باہر ہمارا وقار خاک میں مل گیا ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کو اپنی خارجہ پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور کریں۔

جنرل اسمبلی میں امریکہ کی قرارداد

نیویارک ۲ فروری۔ کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں امریکہ اور دیگر چھ ممالک نے ایک مشترکہ قرارداد پیش کی۔ جس میں اسرائیل سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ فوراً اپنی فوجیں مصری حدود سے نکال کر ۱۹۴۹ء کی جنگ بندی کی لائن پر لے آئے۔

اقوام متحدہ کو اپنی مادی اجتماعی اور اخلاقی قوت سے کام لیکر کشمیر میں فوراً رائے شماری کرانی چاہیئے

مقبوضہ کشمیر کی پولٹیکل کانفرنس کی سلامتی کونسل کو یادداشت

سرینگر ۲ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کی پولٹیکل کانفرنس نے سلامتی کونسل کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ کو اپنی اجتماعی اخلاقی اور مادی قوت سے کام لے کر کشمیر میں فوراً رائے شماری کرانی چاہیئے اور اس کے لئے ایک مدت مقرر کر دینی چاہیئے۔ کشمیر پولٹیکل کانفرنس کے قائمقام صدر میر پیرزادہ علی شاہ نے ساٹھ ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل ایک یادداشت سلامتی کونسل کو بھیجی ہے۔ جو کل کونسل کے صدر کو دے دی گئی۔

اس یادداشت میں کشمیر کے متعلق ہندوستان کے سابقہ وعدوں کا ذکر کر کے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو اپنے وعدے پورے کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اور اس کے لئے اقوام متحدہ کی اجتماعی اخلاقی اور مادی قوت کو استعمال کیا جائے۔

یادداشت میں ہندوستان کی اس دلیل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے دفاعی معاہدوں کی وجہ سے صورت حال بدل گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ کشمیر کے مظلوم باشندے پاکستان کی پالیسی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس لئے انہیں کسی صورت میں بھی اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ یادداشت میں مقبوضہ کشمیر کی موجودہ حالت کو پیش کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں پولیس اور فوج کی حکومت ہے۔ ہزاروں بے گناہوں کو مقدمہ چلائے بغیر جیل میں ڈال رکھا ہے۔ تحریر و تقریر پر پابندیاں عائد ہیں۔ اور ہر طرف جبر و تشدد کا دور دورہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خدام الاحمدیہ دارالرحمت ربوہ

- کا ماہانہ جلسہ -

کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت ربوہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قائد ربوہ ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب اور دیگر اصحاب نے اہم تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

اقوام متحدہ فوری طور پر کشمیر کے معاملہ میں مداخلت کرے

صدر آزاد کشمیر

مظفرآباد ۲ فروری۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ اقوام متحدہ فوری طور پر کشمیر کے معاملہ میں مداخلت کرے۔ ورنہ حالات خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے۔ آپ نے کہا آزاد کشمیر کے عوام غیر معین عرصہ تک انتظار نہیں کر سکتے۔ کشمیر کے حالات ایک آتش فشاں پہاڑ کی طرح ہیں۔ جس کا لاوا اندر ہی اندر پک رہا ہے۔ اگر یہ پہاڑ پھٹ گیا۔ تو پھر حالات کسی کے قابو میں نہ رہیں گے۔ آپ نے آزاد کشمیر کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ سرِدست صبر و تحمل سے کام لیں۔ اور مادرِ وطن کو آزاد کرانے کی آخری جدوجہد کے لئے تیاری میں مصروف رہیں۔

— کراچی ۲ فروری۔ سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر خواجہ شہاب الدین کل چند روز کے لئے یہاں پہنچے۔

ایسٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۵۷ء

الحاد کا حملہ

الشیخ عبد الملک بن ابراہیم آل الشیخ صدر مجلس امر بالمعروف مکہ مکرمہ کا ایک خطاب "نوجوانانِ اسلام کے نام" کا اردو ترجمہ اخبار ہفت روزہ المنیر لائل پور میں شائع ہوا ہے۔

اپنے اس خطاب میں شیخ عبد الملک نے مسلمان نوجوانوں کو مغربی الحادی تہذیب و تمدن کے ریلہ سے متنبہ کیا ہے۔ کہ کس طرح وہ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے امڈا آرہا ہے۔ اور ہمارے نوجوانوں کے دلوں کو مسخر کر رہا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"نوجوانو! خبردار رہنا اور خاصکر اسکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں اور مدرسوں کے نوجوان طلباء سے میرا خطاب ہے۔ کہ تم چوکنّے ہو جاؤ۔ آج اسلام کے دشمن منظم ساز و سامان کے ساتھ ہجوم کر رہے ہیں۔ یہ ہجوم در پردہ اور کھلم کھلا دونوں طرح ہے۔ تاکہ تمہاری روح اسلامی پر موت طاری ہو جائے۔ آج دشمنوں کے رسائل و کتب میں اسلام کے خلاف ایک محاذ نظر آتا ہے۔ کبھی ترقی پسند آزاد صحافت کے نام سے اور کبھی آزادیٔ رائے کے نام سے شریعتِ اسلامی پر شبخون مارا جاتا ہے۔ ان کی کتابوں اور رسالوں میں آج ان کے خبیث قلم کی سیاہی دین اسلام کے خلاف مختلف خطرات و محاربات کا نقشہ تیار کر رہی ہے ......

رنج و غم اور حزن و ملال کی کوئی حد نہیں رہتی۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوان ان مصنفین کی کتابوں اور رسالوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جن کے قلم سے الحاد۔ اسلام دشمنی اور استہزاء شریعت کے پلندے تیار ہوتے ہیں۔ اور اس تاثر کی وجہ سے ان کی ہفوات کو استدلال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی فکری کاوشوں کو مثال کے طور پر لاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مفکرین جب اسلام پر بحث کرتے ہیں۔ تو غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ اسلام اور اس کی شریعت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں۔ اور اس ضمن میں اہلِ اسلام اور متبعین دینِ متین پر بھی چھینٹے ڈالتے رہتے ہیں۔"

ان دشمنانِ اسلام کو اتنی کامیابی ہو چکی ہے۔ کہ بقول شیخ عبد الملک خود اسلامی ممالک میں ایسے مصنف پیدا ہو رہے ہیں۔ جو ان کے تتبع میں اسلام کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"جب ان اعدائے اسلام کا یہ حال ہے۔ تو ہمارے وہ نوجوان جو ان کے لٹریچروں کو قبول کرتے ہیں۔ دراصل وہ اپنی دنیا و آخرت برباد کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے لٹریچروں کے ساتھ شغف رکھنے سے اسلام اور شعائر اسلام کا احترام معدوم ہو جاتا ہے۔ اور دل میں دینی حرارت سرد پڑتی جاتی ہے۔ نوجوان اگر ان مصنفین متجددین کی تحریرات کو عقل و بصیرت سے پڑھیں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ لوگ اسلام سے بہت دور اور قوانین اسلام سے راندے ہوئے ہیں۔ یہ ملحد مصنفین جو مسلمانوں کو اسلام کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یہ در اصل کینہ ور ضمیر لے کر باتیں کرتے اور لکھتے ہیں۔ جس کا تعلق اساس اسلام یعنی قرآن و حدیث سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

یہ قلم پردازانِ الحاد جو کچھ دین و شریعت کے قلب پر تیر اندازی کرتے ہیں۔ یہ سب اسلام اور اہل اسلام کے پرانے کینہ ور "یورپ" کے چیلے ہیں۔ اور اس طرح کے ملحدوں کی کھیپ بالعموم لندن پیرس وغیرہ کے کالجوں سے پیدا ہو کر نکلتی ہے۔ یہ کالج اپنے متعلمین کو اسلام کے اصول و نظریات کے خلاف تیار کرتے ہیں۔ تاکہ اپنے اپنے وطن میں جاکر اسلام کو اس کے مرتبہ علیا سے گرا دیں۔ اور الحاد و زندقہ کی نشر و اشاعت کریں۔ آج ان کی وسوسہ اندازیوں کی ہمہ گیریوں کا یہ حال ہے۔ کہ ہر ہر گھر اور ہر ہر مجلس میں ان کے رسالے اور اخبارات پہنچ چکے ہیں۔ خوابگاہوں میں ان کے رسالے ہیں۔ دار المطالعہ میں ان کی کتابیں ہیں۔ مدرسوں اور عام شاہراہوں پر ان کے جرائد ہیں۔"

اس کے آگے الشیخ موصوف بتاتے ہیں کہ یہ مقلدین مغرب کس طرح ہماری فضاء کو مسموم کر رہے ہیں:۔

"نوجوانوں کے لئے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض مکّار تو اپنی کتابوں میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن باطن میں فریب دینا مقصود ہوتا ہے۔ کہ زہر کو شربت کے ساتھ لوگ پی جائیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو مغربی عیسائیوں نے اسلام کو ختم کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ اور یہ لوگ بڑے لیڈر مفکر اور ادیب شہیر کے بھیس میں ہیں۔ انہیں کی کتابوں نے بہت سے نوجوانانِ اسلام کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور افسوس صد افسوس کہ جس کتاب کے ٹائیٹل پر ان ملحدین ضالین کا نام چھپا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس کو نوجوان ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔"

آخر میں الشیخ عبد الملک فرماتے ہیں:۔

"نوجوانانِ اسلام کو جواب دو! اسلام کے خلاف جو یہ قلمی خونریز جنگ جاری ہے، اور یہ جو ملحدین مصنفین کے لگاتار حملے ہو رہے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ واضح اور کھلی ہوئی جنگ کا تم انتظار کر رہے ہو؟ خدا کے لئے ہوش میں آؤ۔ اور ان حملہ آوروں کے حملوں سے حفاظت و بچاؤ کی فکر کرو۔

اللہ سے اس کی صفاتِ کاملہ کا دامن تھام کر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اور تم کو دین پر ثابت قدم رکھے اور اسی حالت میں ہم سے ملیں۔ ہمارے اور تمہارے اعمال کی درستی فرمائے۔ وہی دعاؤں کو سنکر قبول کرنے والا ہے۔"

ہم نے اس فاضلانہ خطاب کے یہ طویل اقتباسات اس لئے دیئے ہیں۔ تاکہ وہ لوگ جو اسلام پسند جذبات رکھتے ہیں۔ اور اسلام کا دنیا میں غلبہ چاہتے ہیں۔ ان کو اس عظیم جنگ کی وسعتوں کا علم ہو جائے۔ جو دشمن نے آج اسلام کو مٹانے کے لئے چھیڑ رکھی ہے۔ اور ان کو اس تمام محاذ سے واقفیت ہو جائے۔ جس محاذ پر اسے دشمن سے نبرد آزما ہونا ہے۔ تاکہ اہل اسلام اپنی تمام قوتوں کو اس محاذ پر جمع کر لیں۔ اور دشمن سے فیصلہ کن جنگ لڑ سکیں۔

بے شک شیخ موصوف نے میدان جنگ کے اس پہلو کو نہایت وضاحت سے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور یہ کام بھی کوئی تھوڑا نہیں ہے۔ لیکن آپ نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی ٹھوس تدابیر پیش نہیں کیں۔ جس کا سبب عدم گنجائش سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی بڑی جنگ میں حصہ لیکر کامیابی سے سرفراز ہونے کے لئے جن تدابیر کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ بھی وسیع سے وسیع اور باریک سے باریک ہونی چاہئیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ دشمن نے اپنی فائق مادی طاقت سے ہماری صفوں میں انتشار پیدا کر دیا ہوا ہے۔ اور ہمارے ممالک اور اقوام ایک ایک کر کے اس کا شکار ہو رہی ہیں۔ بیشک یہ حالت بڑی نازک ہے۔ اور بڑے بڑے فہمیدہ اور دور اندیش رہنماؤں کی ضرورت ہے۔ جو اس تمام صورت حال کا جائزہ لیکر مسلمانوں کو اس عظیم دشمن کے مقابلہ میں فتحیاب کرانے کے ذرائع سوچیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے اسباب مہیا کریں۔

یہ ایک پرانی اور آزمودہ تدبیر ہے۔ کہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے آدمی انہیں ہتھیاروں سے خود بھی پوری طرح لیس ہو۔ جو اس کے خلاف استعمال ہوتے ہیں۔ شیخ موصوف نے اس بات کی اچھی طرح وضاحت کر دی ہے۔ کہ دشمن کن ہتھیاروں سے ہماری صفوں میں انتشار پیدا کر رہا ہے۔ اور وہ کیا اسلحہ ہیں۔ جن کو وہ ہمارے خلاف استعمال کرتا ہے۔ آپ نے صاف صاف بتایا ہے۔ کہ یہ کاری ہتھیار اس کا بے پناہ لٹریچر ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ تلوار سے نہیں بلکہ قلم کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور فتح پر فتح پا رہا ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں بھی یہی ہتھیار استعمال کرنا ہوگا۔ ہمیں بھی اسلامی لٹریچر کے ذریعہ اس کے ملحدانہ قلعوں پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ اور جس طرح وہ ہمارے نوجوانوں کو اسلام کو مٹانے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ ہمیں بھی اس کے حدود کے اندر داخل ہو کر اپنی کمک اس کے فرزندوں سے لینی چاہیئے۔

یہی طریق ہے۔ جو عظیم جرنیل اکثر دشمن کے خلاف استعمال کر کے کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔ کہ جس طرح وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں انتشار کا شکار بنا رہا ہے ہم بھی اس کی صفوں میں گھس کر اس کے اندر انتشار پیدا کریں۔ اور ہمارا حملہ اتنا شدید اور موثر ہو۔ کہ اسے ہم پر حملہ کرنا بھول جائے۔ اور اپنی خود حفاظتی کی فکر دامنگیر ہو جائے۔

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانانِ عالم کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ اور جب انہوں نے بجائے ساتھ دینے کے آپ کی مخالفت شروع کی۔ تو آپ نے ایک جماعت قائم کی۔ جو آپ کے بتائے ہوئے لائحہ و طریق کار پر عمل پیرا ہو کر الحاد کے قلعوں پر حملے کر رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی پر کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ آج جبکہ تمام بڑے بڑے منکرین اسلام تلخ اور

(باقی صـ پر)

ووکنگ مشن کا "بے نظیر تبلیغی کارنامہ"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو کم کرنے کی کوشش

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذکر سے اجتناب

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

منکرین خلافت حقہ میں سے ایک خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم تھے۔ گو وہ خود اپنے طور پر ایک مقدمہ کے سلسلہ میں انگلستان گئے تھے۔ لیکن وہاں پہنچکر انہیں ایک تبلیغی مشن قائم کرنے کا خیال آیا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے انہیں مسجد ووکنگ کی طرف توجہ دلائی۔ جو ڈاکٹر لائٹنر نے وہاں بنوائی تھی۔ اور خواجہ صاحب مرحوم نے کوشش کرکے وہ مسجد حاصل کرلی۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ وفات پا گئے۔ اور خواجہ صاحب چونکہ پہلے ہی اس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ جو برادران یوسف کی طرح حاسدینِ "محمود" پر مشتمل تھی۔ اس لئے خواجہ صاحب مرحوم بلا توقف منکرین خلافت کے گروہ میں شامل ہو گئے اور انہیں اس طائفہ نے لنڈن وغیرہ کے لوگوں سے بیعت لینے کے لئے خلیفہ کا لقب عطا کیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک منکرین خلافت حقہ ووکنگ مشن کی تبلیغی مساعی کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس مشن کے بانی خواجہ صاحب مرحوم نے کن بنیادوں پر یہ مشن قائم کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر سے اجتناب

ووکنگ مشن کے دو بنیادی رکن تھے۔ ایک یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے حتی الوسع اجتناب اور احمدیت کا مطلقاً ذکر نہ کیا جائے۔ چنانچہ بانیٔ ووکنگ مشن خواجہ صاحب مرحوم نے لکھا۔

"فرقہ کی بحث یہاں کرنا میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے سمّ قاتل ہے۔ اگر میں یہاں صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو قائم کرجاؤں۔ تو میں نے وہ کرلیا جس کا میں اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا۔"

پس انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تائید اسلام کے لئے حجۃ اللہ قرار دیا۔ اور فرمایا کہ میں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور دنیا کی مختلف اقوام سے گروہ در گروہ تیری جماعت میں داخل کرونگا منکرین خلافت حقہ نے اس کے اور اس کی جماعت کے ذکر کو زہر ہلاہل اور سم قاتل قرار دیا۔ اور حتی المقدور پوری کوشش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ اور مرتبہ کو دنیا کی نظروں سے مخفی رکھا جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو کم کرنے کی کوشش

ووکنگ مشن کا دوسرا بنیادی رکن جس پر اس کے بانی نے اشاعت اسلام کی بنیاد رکھی وہ یہ تھا کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی مدح و ستائش میں آسمان کے فرشتے اور زمین پر کروڑہا نیک بندے رطب اللسان ہیں۔ اور شب و روز اس پر درود بھیجتے ہیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے خاتم النبیین اور نبیوں کا سردار قرار دیا ہے۔ انہیں اہل مغرب کے سامنے بغیر کسی امتیاز اور فرق کے دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول کے طور پر پیش کیا جائے۔ چنانچہ خواجہ صاحب مرحوم نے لکھا۔

"مجھے جرمن سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو رب مسیح کی یکتائی سے الگ ہو کر اسے محمد (صلعم) کے برابر سمجھتے ہیں اور اسے ہی ایک الہام کا مورد نہیں مانتے۔ بلکہ اوروں کو ہم رتبہ کہ تم لوگ ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں۔ خدا را تم یوں اپنے کام میں یہ کہہ کر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمد (صلعم) مسیح سے افضل تھے۔ اس غلط کو چھوڑو اور میدان بہت صاف ہے کامیابی مشکل نہیں۔ بہرحال بجواب میں نے لا نفرق بین احد من رسلہ اسے لکھ دیا ہے۔"

یعنے یہ کہ ہم رسولوں میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کرتے سب یکساں ہیں۔

یہ تھے دو رکن جس پر ووکنگ مشن کی عمارت قائم کی گئی۔ اور ہر احمدی جانتا ہے کہ یہ دونوں رکن اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جو اپنے دین کے لئے غیرت رکھتا ہے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ برحق تھے یہ توفیق بخشی کہ وہ یورپ اور امریکہ اور دنیا کے دیگر مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کا انتظام فرمائیں تا اس کے وہ وعدے پورے ہوں۔ جو اس نے اپنے پیارے مسیح موعود کے ذریعہ علیہ السلام کے متعلق کئے تھے۔ اور تا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں روحانی حکومت قائم ہو۔ اور دنیا پر ثابت کردیا جائے کہ تمام نبیوں کے سردار اور ہمیشہ کے لئے زندہ نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ حضرت محمود کے جاں نثار خدام نے ہر ملک میں ایسا ہی کیا۔ میں اس جگہ ان دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو خود مجھے اثنائے قیام لنڈن میں پیش آئے۔

(۱) ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ کا عقیدہ

ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ صاحب نے میری کتاب where did Jesus die کا پیش لفظ لکھا ہے۔ وہ خواجہ صاحب مرحوم کے وقت مسلمان ہوئے تھے۔ اور ان کا اسلامی نام فاروق تھا۔ موولی کالج لنڈن میں ان کا اسلام پر ایک لیکچر ہوا۔ مجھے بھی لیکچر سننے کے لئے دعوت نامہ ملا تھا۔ برادرم عبدالعزیز اور میں لیکچر سننے کے لئے گئے۔ مضمون پڑھے جانے کے بعد جب سوال وجواب کا موقعہ آیا تو حاضرین جلسہ میں سے ایک نے سوال کیا کہ مسلمان تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چیف آف دی پرافٹس یعنے نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔ یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ نے اسی آیت کا ترجمہ سنا کر جو اوپر خواجہ صاحب کی تحریر سے ذکر کی جا چکی ہے کہا قرآن مجید تو سب رسولوں کو ایک سا قرار دیتا ہے۔ اور ان میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کرتا۔ اس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ سپیکر نے جو یہ جواب دیا ہے۔ کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار نہیں بلکہ دوسرے رسولوں کی طرح محض ایک رسول ہیں غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور نبیوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اور مسلمان انہیں تمام نبیوں کا سردار الیقین کرتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے۔ پہلے نبی قرآن مجید کی رو سے خاص خاص قوموں یا ملکوں کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی تمام اقوام اور تمام ملکوں کے لئے مبعوث نہیں ہوا تھا۔ مثال کے طور پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کو لے لو۔ وہ صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے اور اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی جیسا کہ انجیل میں بھی لکھا ہے صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اور اس امر کا ثبوت کہ وہ تمام دنیا کے لئے نہیں تھے یہ ہے کہ اگر وہ تمام مذاہب اور تمام اقوام کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے تو ان کا اہم فرض یہ تھا کہ وہ مختلف مذاہب اور مختلف اقوام کے مسلمہ انبیاء اور رسولوں کے متعلق فیصلہ دیتے کہ وہ صادق تھے یا نہیں کیونکہ جب کسی ایسی قوم کو دعوت دی جائے۔ جو کسی پہلے نبی کی پیرو ہو۔ تو لازمی طور پر اس نبی کی صداقت زیر بحث آئے گی۔ لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتب میں اور اسی طرح اناجیل میں دوسری قوموں کے انبیاء کے متعلق کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ کہ آیا وہ صادق نبی تھے یا کاذب۔ پھر حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام

کا دوسری اقوام کے انبیاءؑ کے متعلق ایک لفظ تک نہ کہنا اسی وجہ سے تھا۔ کہ وہ ان اقوام کی طرف مبعوث نہ تھے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ سب اہل مذاہب کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے اور آپ کی دعوت عام تھی۔

اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے دوسری اقوام کے انبیاء اور رسولوں کے متعلق یہ فیصلہ دیا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت۔ کہ ہم نے ہر قوم میں اپنا رسول بھیجا۔ اور سب رسولوں نے یہی تعلیم دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرو۔ اور ان تمام ہستیوں سے جو حدود الٰہی کو توڑتی ہیں اور اس کے احکام سے سرتابی کرتی ہیں۔ علیحدہ رہو۔ اس کے ساتھ ہی فرمایا۔ کہ بعد میں شیطان نے ان کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا۔ اسی طرح فرمایا۔ منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک۔ کہ ہم نے مختلف اقوام کی طرف اپنے رسول بھیجے۔ جن میں سے بعض کا ہم نے تجھ سے ذکر کر دیا ہے۔ اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔

پس سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہو کر آئے تھے۔ اور آپ نے اقوام عالم اور دوسرے اہل مذاہب کے انبیاءؑ کے سچا ہونے کی شہادت دی۔ اس لئے آپؐ میں اور دوسرے انبیاء میں بلحاظ مرتبہ ایسا ہی فرق ہے۔ جیسا کہ ایک ریاست کے نواب یا ایک ملک کے بادشاہ میں اور ایک شہنشاہ میں۔ جس کی مملکت مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ممتد ہو۔ اور جو آیت سپیکر نے پیش کی ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ہم کسی رسول میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ایمان لانے کے لحاظ سے فرق نہیں کرتے۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ بلکہ ہم سب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ رسولوں کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔ کہ یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

یہ تقریر موسم سرما میں ہوئی تھی۔ اور جب میں بیان کر رہا تھا۔ اسی وقت ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ کی پیشانی پر پسینہ آگیا تھا۔ اور انہوں نے میرے جواب میں سوائے اس کے اور کچھ نہ کہا۔ کہ امام صاحب نے جو بیان کیا ہے۔ وہ حاضرین نے سن لیا ہے۔

میری اس مختصر تقریر کا اثر ان کے حلقہ پر بھی ہوا۔ اور اس کے بعد ان کے مجھ سے دوستانہ تعلقات ہو گئے۔ اور انہوں نے اس کے بعد ایک دو مضمون اسلام کے متعلق لکھے۔ لیکن ان کی اشاعت سے پہلے مجھے بغرض اصلاح بھیجے۔ جن میں میں نے مناسب اصلاح کر دی۔ اور وفات تک ہماری میٹنگز میں شوق سے شامل ہوتے رہے۔

دوسرا واقعہ

کانگرس آف ورلڈ فیتھس (مذاہب عالم کی کانگرس) جس کے پریذیڈنٹ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ تھے اور میں بھی اسی کا ممبر تھا۔ اس کے دو اجلاس میری صدارت میں بھی ہوئے تھے۔ اس کی ایک میٹنگ میں سر حسان سہروردی مرحوم کا جو اس وقت سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی اگزیکٹو کونسل میں مسلمانوں کے نمائندہ تھے کانگرس کی درخواست پر اسلام کے موضوع پر ایک پرچہ پڑھا۔ اور انہوں نے خود مجھے شرکت کے لئے دعوت دی۔ اسی طرح ٹرکی سفیر اور حجازی سفیر اور امام مسجد ووکنگ کو بھی خاص طور پر بلایا۔ لیکچر میں انہوں نے اسلام کی فراخ حوصلگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسلام نجات کو محض اپنے سے وابستہ نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور صابی ان میں سے جو کوئی خدا اور آخرت کو مان لے۔ اور نیک کام کرے۔ وہ نجات پا سکتا ہے۔ اس لئے اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ نجات حاصل کرنے کے لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بلکہ تمام مذاہب کے پیرو اگر خدا اور آخرت پر ایمان رکھیں اور نیک اعمال کریں۔ تو وہ نجات پا جائیں گے۔ نیز معجزات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قرآن مجید سے یہ تو ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بہت سے معجزات دکھلائے۔ لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قرآن مجید کے سوا اور کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔ اور قرآن مجید کی ان آیات کا ترجمہ سنایا۔ جن میں کفار کے مطالبہ معجزہ پر قرآن مجید کا ذکر ہے۔ اور نیز آیت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون کا ترجمہ سنایا۔ کہ ہم نے اس لئے معجزات نہیں دکھلائے۔ کہ پہلوں نے معجزات کو جھٹلا دیا تھا۔

مجھے یہ باتیں سنکر سخت رنج ہوا۔ جو لوگ انگریزی آداب سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مجلس میں دوسرے کی بات کی کھلے طور پر تردید کرنا بہت برا خیال کیا جاتا ہے۔ میرے دماغ میں یہ خیال آیا۔ کہ اگر میں نے تردید کی۔ تو ضرور برا منایا جائے گا۔ لیکن اس خیال سے کہ اسی وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کا سوال ہے میں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا۔ کہ حاضرین خواہ مجھے کچھ کہیں میں ضرور ان باتوں کی تردید کروں گا۔ جب ڈسکشن کا وقت آیا۔ تو میں نے کہا۔ سپیکر کا یہ بیان درست نہیں ہے۔ کہ نجات کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ اور یہ قرآن مجید کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ واضح ارشاد موجود ہے۔ کہ جو لوگ بعض رسولوں کو مانتے ہیں۔ اور بعض کو نہیں مانتے۔ ان کی سزا جہنم ہوگی۔ میں نے آیت پڑھ کر ترجمہ کر دیا۔ اور کہا کہ جس طرح کوئی شخص موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔ اور جس طرح کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر نجات نہیں پا سکتا۔ اسی طرح نجات کے حصول کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور جو آیت سپیکر نے پیش کی تھی۔ اس کا میں نے صحیح مطلب بتایا۔

پھر میں نے کہا۔ اسی طرح سپیکر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات سے انکار کرنا بھی درست نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکاین من آیۃ فی السمٰوات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔ کہ کتنے ہی نشانات ہیں جو آسمانوں اور زمین پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ کسی پر بھی غور نہیں کرتے۔ اور منہ پھیرے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اور آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں شق القمر کے معجزہ کا ذکر موجود ہے۔ جسے انہوں نے جادو قرار دیا۔ اور کفار کا یہ کہنا کہ انہیں نشان کیوں نہیں دکھایا جاتا۔ تو اس سے ان کی مراد عذاب کا نشان تھا۔ اور اسی طرح سپیکر کی پیشکردہ آیت وما منعنا ان نرسل بالآیات میں آیات سے مراد وہ خاص معجزات تھے۔ جن کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ جواب دیا۔ کہ پہلے لوگوں نے بھی اختراعی معجزات مانگے۔ اور جب دکھائے گئے۔ تو وہ انکار اور تکذیب پر مصر رہے۔ اور انہیں تباہ کر دیا گیا۔ اسی طرح اگر ہم ان کے اختراعی معجزات دکھا دیں۔ تو موجودہ حالت میں وہ بھی انکار کر دیں گے۔ اور تکذیب پر مصر رہیں گے۔ اور عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا رحم تھا۔ جو ان نشانات کے دکھانے سے مانع تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ آخر کار یہ لوگ ہدایت پا جائیں گے۔ اور اسلام کی خاطر اپنی جانیں نثار کریں گے۔

سر حسان مرحوم نے اس کے خلاف کچھ نہ کہا۔ اور جب میٹنگ کے اختتام پر میں ان سے ملا۔ تو سخت ناراضگی میں انہوں نے کہا۔ کہ آپ تو بڑے عالم ہوئے۔ یہ علامہ یوسف علی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اپنے ترجمۃ القرآن میں اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے۔ میں نے کہا۔ تو آپ جواب دے دیتے یا یہی میرے بیان کی تردید کر دیتے۔ اور امام مسجد ووکنگ نے عبدالخالق صاحب نیازی سے کہا۔ کہ شمس صاحب نے تو ان کی تقریر کا کچھ اثر ہی نہیں رہنے دیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے جو باتیں کہیں۔ وہ تو درست ہیں۔ اسی طرح وکیل سفارت حکومت سعودیہ نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ نے جو آیات پیش کی ہیں۔ ان میں تو معجزہ کا لفظ نہیں۔ آیت کا لفظ ہے۔ میں نے جواب دیا۔ اگر آپ نے قرآن مجید کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ کیونکہ قرآن مجید کی کسی آیت میں معجزہ کا لفظ نہیں آیا۔ ہر جگہ آیت کا لفظ ہی مذکور ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا جس جگہ ذکر ہے وہاں بھی آیت کا ہی لفظ ہے۔

الغرض حاضرین میں سے بعض نے میرے موقف کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت اور آپ کے اصل مقام کے لئے میں نے اختیار کیا تھا۔ برا منایا۔ لیکن میں اپنے دل میں خوش تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے پاک رسول کی عظمت اور شان ظاہر کرنے کا موقعہ دیا۔ احسان سہروردی مرحوم اس وقت تو ناراض ہوئے۔ لیکن میری باتیں ان کے دل پر بھی گہرا اثر چھوڑ گئیں۔ پہلے میں ان سے واقف نہ تھا۔ اور نہ ہی ان سے کبھی ملاقات ہوئی تھی۔ لیکن اس اجلاس کے چند روز بعد انہوں نے مجھے دعوت دی اور مجھ سے درخواست کی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

ہیں تجربات اور مشاہدات سے اسی نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جیسا کہ شیخ موصوف کے خطاب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کاش ہمارے اہل علم حضرات آج ہی اس محاذ پر جمع ہو جائیں۔ اور بجائے ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں اپنی قوتِ عمل اور وقتِ عزیز ضائع کرنے کے دشمن پر وہی ہتھیار لے کر پل پڑیں۔ جو وہ ہمارے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ اگر آج بھی شروع کر دیں۔ تو یقیناً چند ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی اپنی آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی دیکھ لیں۔ کہ

کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی

پھر ہمیں نہ اپنے نوجوانوں کو "ہوشیار باش" کہنے کی ضرورت رہے۔ اور نہ انہیں متنبہ کرنے کی۔

ایک مخلص احمدی بھائی کی وفات

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

برادر عزیز چوہدری ظہور الدین صاحب باجوہ انسپکٹر فوڈ گرین ڈیپارٹمنٹ (ساکن کتھو والی ضلع سیالکوٹ) بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۵۷ء بروز پیر حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت دیندار۔ شریف باخلاق ملنسار۔ زندہ دل۔ اور مخلص احمدی نوجوان تھے۔ اپنے والد محترم حضرت چوہدری باغ الدین صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قابل قدر اوصاف کے حامل تھے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر احمدیہ ٹیریٹوریل فورسس میں بھرتی ہوئے۔ اپنی دیانت اور اخلاق سے اپنے افسروں اور ساتھیوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔ جب بھی مجھے ان احمدی فوجیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جنہوں نے مرحوم کے ساتھ وقت گذارا ہے۔ تو وہ ان کا نہایت عزت اور محبت سے نام لیتے تھے۔

فوج سے ریلیز ہونے کے بعد مرحوم محکمہ فوڈ گرین میں بطور انسپکٹر ملازم ہو گئے۔ اور اس خوش اسلوبی اور عمدگی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے۔ کہ ان کے افسر اور ماتحت سب ان پر خوش تھے۔

اپنی برادری اور رشتہ داروں کے ساتھ نہایت ہمدردی اور محبت کا سلوک تھا۔ ان کی عزت اور امداد میں حتی الوسع کسی چیز سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ اپنی ضعیف والدہ صاحبہ جن کے یہ اکلوتے بیٹے تھے۔ بہت احترام اور خدمت کرتے تھے اپنے اہل وعیال اور خدام سے نہایت محبت اور مروت کا سلوک تھا۔ گویا مرحوم انسانیت اور احمدیت کا سچا نمونہ تھے۔

مرحوم کی وفات پر جہاں عزیز واقارب غم وکرب کی حالت میں رو رہے تھے۔ وہاں گاؤں اور علاقہ کے لوگ بھی اشکبار تھے۔

مرحوم ۲۱؍ تاریخ کی صبح کو گھر سے ناشتہ کر کے کلاسوالہ سے سیالکوٹ جانے والی بس پر سوار ہوئے اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھے۔ راستہ میں انہیں ستے آئی اس کے بعد انگڑائی لی۔ ضعف محسوس کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ میرے بازوؤں کو دباؤ انہوں نے دبانا شروع کیا۔ اور سیٹ پر ہی لٹا کر اوپر کمبل اوڑھا دئے۔ سیالکوٹ پہنچنے پر بس کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اور راستے میں خیال کیا جاتا رہا۔ کہ یہ بیہوش ہیں۔ ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹر نے ملاحظہ کر کے بتایا کہ یہ وفات پا چکے ہیں۔ نعش کو واپس ان کے گھر موضع کتھووالی میں لایا گیا۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو سیالکوٹ سے ان کی وفات کی تاریں دی گئیں۔ رات کو برادرم عزیزم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ربوہ سے معہ اہل وعیال اور اگلے روز محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سے معہ اہل اور دیگر رشتہ دار پہنچ گئے۔

دو بجے بعد دوپہر محترمی جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے مرحوم کی نماز جنازہ کثیر التعداد احمدی احباب کے ساتھ ادا کی۔ اور اس کے بعد دوسرے مسلمان دوستوں نے بھی نہایت اخلاص کے ساتھ مرحوم کا جنازہ پڑھا۔

مرحوم کی حقیقی والدہ کے علاوہ ایک سوتیلی والدہ بھی ہیں۔ مگر دونوں ماؤں کی اولاد میں۔ باہمی محبت اور تعلقات کو دیکھ کر رشک آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے رحم وفضل سے ان کی محبت میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کو قائم رکھے۔ آمین۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ جہاں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ وہاں مرحوم کی بوڑھی والدہ اور اس کے اہل وعیال اور بہنوں بھائیوں کو حقیقی صبر و استقامت حاصل ہونے اور ان کے قلوب پر سکینت اور اطمینان نازل ہونے کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائی جائے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کو امانتاً اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔ مرحوم کی وفات سے سلسلہ کو اس علاقہ میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کے پورا ہونے کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ

واعف عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

۱۸ جنوری کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک رویا سنانے سے پہلے جس میں قادیان جانے کا ذکر ہے۔ برسبیل تذکرہ یہ آیت پڑھی تھی کہ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون۔ اس کے دو دن بعد جب کہ میں تذکرہ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۲۸؍ مئی ۱۸۹۵ء کو الہاماً نازل ہوئی تھی کہ مجھے تو یوسف کی ہوا یا خوشبو آرہی ہے۔ اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو اور اس کے ساتھ ہی دوسرا الہام یہ لکھا ہے۔ قیل ارجع الی مکانک یعنی اس وقت کہا جائے گا کہ تم اپنے مکان کی طرف واپس جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رویاء نبی کے اپنے زمانے میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۹)

پس جیسے قادیان سے ہجرت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں ہوئی اسی طرح حضور کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ رویاء دکھائی جس میں قادیان جانے کا ذکر ہے تو آپ نے اس رویاء کے سنانے سے پہلے وہی آیت پڑھی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہو چکی تھی۔ جس کے بعد یہ الہام ہے کہ اس وقت کہا جائے گا۔ کہ تم اپنے مکان کی طرف واپس جاؤ۔ قیل کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے قادیان کو واپسی کے سامان پیدا کریگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اس الہامی آیت کو اپنی اس رویاء کے ساتھ پڑھنا جس میں قادیان جانے کا ذکر ہے صاف بتایا ہے کہ ارجع الی مکانک سے قادیان کی طرف واپس جانا مراد ہے۔ اور اس سے حضور کے اس ارشاد کی اہمیت اور حکمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ قادیان کے مکانوں کے کلیم نہ کئے جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب

دعائے مغفرت

مکرم بابو محمد حیات صاحب سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا تھیں۔ آخری ۱۹؍ جنوری ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ رات کے بارہ بجے ان کی پاک روح جسد عنصری سے پرواز کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک اور پاک سیرت خاتون تھیں۔ انہیں احمدیت کے ساتھ محبت تھی۔ مقامی طور پر انہوں نے سلسلہ کی خدمت بھی کی۔ گھریلو معاملات میں بھی احمدیت کو ہی مقدم رکھتی تھیں ——— مرحومہ کا جنازہ ۲۰؍ جنوری ۱۹۵۷ء بروز اتوار تین بجے بعد دوپہر ان کے جائے رہائش سے اٹھا کر ۳½ بجے قبرستان شاہ مونگاؤلی میں پہنچایا گیا۔ نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد مرحومہ کو ٹھیک چار بجے سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں کثیر تعداد احباب جماعت نے شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات بخشے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

(خاکسار شریف احمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۹؍ جنوری ۵۶ء کے صفحہ ۳ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ایک مضمون "ایک مبارک وجود کا انتقال" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم ۳ میں "ملازمت اور اعلیٰ تعلیم" کے ذیلی عنوان کے تحت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نام کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نام شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمائیں

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں ۳۸ مجلس مشاورت

مؤرخہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اڑتیسویں ۳۸ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ امان ۱۳۳۶ ہش مطابق ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات ۔ جمعہ ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اسماء دفتر ہذا میں بھجوادیں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواست مع تصدیق امیر جماعت مجھے بھجوادیں ۔ کسی ڈسپنسری سے فارغ شدہ دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں ۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن کیلئے اعلان

ڈیرہ غازیخان میں ہر سال میلہ اسپاں کے شاندار موقع پر مقامی جماعت احمدیہ سہ روزہ جلسہ کیا کرتی ہے ۔ اس دفعہ میلہ اسپاں (۵ تا ۱۱ مارچ) کے موقعہ پر جماعت کے جلسہ کے ایام میں مجالس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن (اضلاع ڈیرہ غازیخان ۔ مظفر گڑھ ۔ بہاولپور ۔ بہاولنگر ۔ رحیم یارخان) کا بھی ایک غیر معمولی تربیتی اجلاس ہوگا ۔ جس میں مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے ۔

اس لئے ان اضلاع کی تمام مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے ممبران کے علاوہ دیگر احباب جماعت کو ابھی سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کرنے کی تحریک فرمائیں ۔ جلسے کی تاریخوں کا اعلان عنقریب اخبار "الفضل" اور اشتہار کے ذریعہ کیا جائے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار منصور احمد ظفر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن

از مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخان

کتاب "توضیح مرام" کا نتیجہ

احباب انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب "توضیح مرام" کا امتحان لیا گیا تھا ۔ اور تین اقساط میں اس کا نتیجہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے ۔ مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بدوملہی پنشنر دار النصر ربوہ کا پرچہ مجھ تک نہ پہنچ سکا ۔ اس لئے ان کا نتیجہ شائع نہ کیا جا سکا ۔ اب پرچہ ملا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے ۴۸/۷۵ نمبر حاصل کئے ہیں ۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس دفعہ مجالس انصار اللہ نے زیادہ توجہ فرمائی ہے اور زیادہ تعداد میں احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں ۔ جزاھم اللہ ۔ آئندہ کتاب کا اعلان عنقریب انشاء اللہ بعد مشورہ ہوگا ۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا :۔ خاکسار کے خسر محترم چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور کاروبار میں برکت دے آمین

چوہدری کمال الدین احمد شفاخانہ نور بدر چنیوٹ

موجودہ منافقین اور اُن کا حشر

قرآن کریم میں ایک سورہ حشر بھی ہے ۔ اس میں مدینہ کے منافقین اور یہود کے راہ و رسم کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ منافقین یہود سے کہتے تھے لئن اُخرجتم لنخرجنّ معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم واللّٰہ یشھد انھم لکٰذبون (حشر پ۲۸) کہ اے یہودیو! اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے معاملہ میں کسی کا کہا نہ مانیں گے ۔ اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے ۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ سے کام لے رہے ہیں ۔ یقیناً ایسا نہ ہوگا بلکہ لئن اُخرجوا لا یخرجون معھم ولئن قوتلوا لا ینصرونھم ولئن نصروھم لیولّن الادبار ثم لا ینصرون (حشر) اگر ان کو نکالا گیا تو منافق ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر مقابلہ آپڑا تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ۔ اور اگر یہ ان کی امداد کو نکلیں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے اور یہود کی مدد نہ ہو سکے گی ۔

قرآن کریم کا یہ بیان اور احادیث اور تاریخ اسلام سے منافقین کا انجام دونوں کلّی مطابقت رکھتے ہیں اور منافقین کی ناکامی کی پیشگوئی پوری ہو کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے کہ قیامت کو بھی وہ ذلیل اور خوار ہوں گے ۔ دنیا کے متعلق پیشگوئی تو آیت بشّر المنافقین بانّ لھم عذاباً الیما (نساء پ۵) میں مذکور ہے اور قیامت کو عذاب اور ذلت کا ذکر آیت انّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیراً (پ۵) میں ہے ۔ کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ سب اتفاقی باتیں ہیں ۔ مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے ۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بھی منافقین کس طرح ناکام ہو رہے ہیں ۔ ابھی کل کی بات ہے منکرین خلافت نے فتنہ اٹھایا اور اس کی امداد کے لئے مختلف اطراف سے آوازیں اٹھیں ادھر یہ لوگ ایسی آوازیں اٹھا رہے تھے ادھر خدا کا خلیفہ فرما رہا تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ خدا کے فرشتے یہ آیتیں پڑھ رہے ہیں لئن اُخرجوا لا یخرجون معھم ولئن قوتلوا لا ینصرونھم

اور یہ ایسے امور ہیں کہ نہ صرف اخبارات سلسلہ شہادت دیتے ہیں بلکہ ربوہ کے احباب حضور سے ان باتوں کو بار بار سُن چکے ہیں اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ اور فرشتوں کی آوازیں سچی ثابت ہو رہی ہیں ۔ منکرین خلافت اور منافقین کے سب منصوبے ملیامیٹ ہو گئے اور مخالفین اپنی ناپاک سکیم میں سراسر ناکام رہے ۔

اس واقعہ سے جہاں خدا کے پاک کلام کی سچائی ثابت ہوتی ہے ۔ اور جہاں اسلام کی سچائی کا ثبوت ملتا ہے وہاں احمدیت کی سچائی پر بھی مہر لگتی ہے ۔ انّ فی ذٰلک لآیات للمتفکرین ۔

قمر الدین مولوی فاضل

تقرر امراء

مندرجہ ذیل احباب کو امراء ضلع تا ۳۰ اپریل ۵۹ء مقرر کیا جاتا ہے احباب نوٹ فرمالیں:

(۱) چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع ملتان ۔
(۲) چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر ضلع لاہور
(۳) میاں عطاء اللہ صاحب ۔ امیر ضلع راولپنڈی ۔

ناظر اعلیٰ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ اتھلیٹکس سپورٹس

مؤرخہ ۲۳/۱/۵۷ کو ٹھیک صبح نو بجے کالج کی گراؤنڈ میں تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ اتھلیٹکس سپورٹس شروع ہوئیں ۔ مکرم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے نے مختصر سی تقریر کے ساتھ افتتاح فرمایا ۔ عبداللطیف غزنوی سال رواں کے بہترین اتھلیٹ قرار پائے ۔ آپ نے لگاتار تین دوڑوں ۱۰۰ میٹرز ، ۲۰۰ میٹرز اور ۴۰۰ میٹرز میں اول پوزیشن حاصل کیں اور کالج کے سابقہ ریکارڈ توڑ کر نئے ریکارڈ قائم کئے ۔

(سیکرٹری)

دعائے مغفرت :۔ محترمہ رشیدہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد علی صاحب سابقہ مدرس احمدیہ سکول چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا حال موضع جھنڈیر ملحقہ جماعت گھوگھیاٹ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ ۲۵/۱ کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں ۔ مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں ۔ مرحومہ تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑ گئی ہیں ۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں ۔

مستری اللہ دتا سیکرٹری مال

عوام کو کشمیر کے معاملہ میں پر امن رہ کر سلامتی کونسل کے آئندہ اقدام کا انتظار کرنا چاہیئے

کشمیر کے متعلق پاکستان کا موقف ناقابل تردید ہے

کراچی یکم فروری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج یہاں (سہروردی) ایک بیان میں کہا کشمیر کے متعلق پاکستان کا موقف ناقابل تردید ہے اور ہم سچائی کے بل پر اس معاملے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کشمیر کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کی شخصیتوں پر حملے نہ کریں۔

مسٹر سہروردی نے کہا عوام کو مخالفت کرتے ہوئے اعتدال پسندی سے کام لینا چاہیئے کسی کو بدنام کرنے سے سچائی اور انصاف کے موقف کو کوئی امداد نہیں ملتی۔ بلکہ الٹا نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے متعلقہ ملکوں کے عوام میں ہمارے خلاف مخالفت کا جذبہ ابھرے گا۔ اور غیر ضروری تعصب پیدا ہو جائے گا۔ جس سے ہمارے منصفانہ موقف کو نقصان پہنچے گا

وزیر اعظم نے کہا آج بین الاقوامی میدان میں کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان سے ہمارا مقابلہ ہے۔ ہمارا موقف ناقابل تردید ہے اور اپنے موقف کی تقویت کے بل بوتے پر ہم انشاء اللہ تعالےٰ کامیاب ہوں گے یہ کوئی بات نہیں کہ ہندوستان اس مسئلے کو الجھانے میں کیا کرتا ہے۔ ہم ٹھوس حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے پر امن طریقے سے اپنی جدو جہد جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے بھارتی وزیر اعظم کے خلاف مظاہرے درست نہیں وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی جدوجہد میں اعتدال پسندی سے کام لیں

مسٹر سہروردی نے کہا۔ ہندوستان میں بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اس بات میں یقین رکھتے ہیں کہ پنڈت نہرو نے مسئلہ کشمیر کے حل میں رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی اختیار کر کے غلطی کی ہے اور ہندوستان کو اپنا عالمی وقار بحال رکھنے اور اپنے مفاد کے لئے استصواب کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیئے۔ لیکن اگر ہم نے کسی لیڈر کی شخصیت پر حملہ کیا تو ہم ایسے لوگوں کی ہمدردیاں کھو بیٹھیں گے۔ ہمیں بین الاقوامی ضابطہ اخلاق پر کاربند رہنا چاہیئے۔

میں کشمیر کے معاملہ میں مستعفی ہونے کے لئے تیار ہوں

مدراس یکم فروری۔ وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو نے اعلان کیا ہے کہ اگر انہیں یقین دلایا جائے کہ انہوں نے کشمیر کے متعلق کسی بین الاقوامی ذمہ داری کا احترام نہیں کیا تو وہ یا تو اس کا احترام کریں گے یا وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں گے

پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ ہندوستان نے کشمیر میں رائے شماری کا مشروط وعدہ کیا تھا اور ہم اپنے آپ کو اب اس کا پابند نہیں سمجھتے۔ آپ نے کہا ہم نے اس شرط پر رائے شماری کرانا منظور کیا تھا کہ پاکستان اپنی فوجیں ہٹائے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

پاک ہند تجارتی معاہدے کی توثیق

کراچی یکم فروری۔ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے باہمی تین سالہ تجارتی معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ یہ معاہدہ یکم فروری سے نافذ العمل ہوگا۔ اس معاہدے پر ۲۲ر جنوری کو دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے دستخط کئے تھے۔

اس تین سالہ معاہدہ کے تحت ہندوستان پاکستان کو جو اشیاء بھیجے گا۔ ان میں کوئلہ مشینری زرعی مشین اور کپڑا تیار کرنے کی مشینیں کانی۔ چار۔ گرم مصالحے اور دوائیں شامل ہیں۔ ہندوستان پاکستان سے جو اہم اشیاء درآمد کرے گا۔ وہ یہ ہیں خام پٹ سن چمڑہ دکھالیں۔ خشک میوہ جات و تازہ پھل، کھیلوں کا سامان۔

پاکستانی جہاز کی غرقابی کا خطرہ

کراچی یکم فروری۔ جہاز رانی سے متعلقہ حلقوں میں خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ایک پاکستانی جہاز "ایس ایس منوچہر کاؤس جی" اپنے عملہ کے ۱۵ ارکان سمیت غرق ہو گیا ہے اس جہاز کی مالک کمپنی "ایسٹ اینڈ ویسٹ سٹیم شپ کمپنی" نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۴ر جنوری کے بعد اس جہاز سے رابطہ قائم نہیں کر سکے اس روز "لائیڈز" نے اس جہاز کا ایک خطرے کا سگنل حاصل کیا تھا۔ "لائیڈز کمپنی" نے اس علاقہ میں سفر کرنیوالے تمام جہازوں کو خبردار کر دیا تھا کہ وہ اس جہاز کو بچا لیں۔

دہلی کا آئندہ نام دِلّی ہوگا

نئی دہلی یکم فروری۔ دہلی کی صوبائی حکومت کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ آئندہ بھارتی دارالحکومت کو اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں "دلی" کہا جائے گا۔ مغل دور حکومت کے دوران بھارتی دارالحکومت اسی نام سے مشہور تھا۔ تاہم انگریزی زبان میں شہر کا نام "دہلی" ہی رہے گا۔

عالمی بنک پاکستان کے صنعتی بنک کے لئے ۴۲ لاکھ ڈالر قرض دیگا

کراچی یکم فروری۔ عالمی بنک پاکستان کی صنعتی سرمایہ کاری کی مجوزہ کمپنی (صنعتی بنک) کے لئے ۴۲ لاکھ ڈالر قرض دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ خیال ہے اس سلسلہ میں بنک اور حکومت پاکستان کے درمیان معاہدے پر فروری کے آخر میں دستخط ہو جائیں گے

اس امر کا انکشاف مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنے قیام امریکہ کے دوران حکومت امریکہ عالمی بنک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے حکام سے پاکستان کے پانچ سالہ منصوبہ اور دوسری ترقیاتی سکیموں کے لئے سرمایہ حاصل کرنے کے متعلق بات چیت کی۔

آپ نے کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میرا مشن کامیاب رہا ہے وزیر خزانہ نے بتایا کہ پاکستان نے عالمی بنک کو اپنے پانچسالہ منصوبہ اور دیگر اصلاحات بجلی کی ترقیاتی سکیموں وغیرہ کے لئے ساڑھے بارہ کروڑ ڈالر رقم کی ضرورت پڑے گی۔

آپ نے بتایا کہ پاکستان امریکہ سے فاضل اجناس کے معاہدے کے تحت تین ماہ میں ۲۵ لاکھ ٹن حاصل کرے گا۔ اس میں سے دس لاکھ ٹن کا ذخیرہ محفوظ رکھا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ امریکی کانگرس کی طرف سے رقم کی منظوری ملنے کے بعد حکومت امریکہ اس سلسلہ میں غور کرے گی۔

معربی پاکستان اسمبلی کی جانب سے

پرائمری تعلیم مفت اور لازمی قرار دینے کی سفارش

لاہور یکم فروری۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے ایک قرارداد میں حکومت سے سفارش کی ہے صوبہ بھر بالخصوص قبائلی علاقوں میں پرائمری تعلیم مفت اور لازمی قرار دی جائے

یہ قرارداد مسلم لیگی رکن مسٹر زین نورانی نے پیش کی تھی۔ صوبائی اسمبلی کی امروزہ کارروائی غیر سرکاری امور کے لئے مخصوص تھی۔

اس سے پہلے بیگم شاہنواز (مسلم لیگی) نے یہاں شادی کے اخراجات سے متعلقہ بل پیش کیا اس بل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی سالانہ آمدنی کے دسویں حصہ سے زیادہ شادی پر خرچ نہ کرے۔ ری پبلکن رکن چوہدری محمد احسن نے انسداد عصمت فروشی کے متعلق بل پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ یہ دونوں بل پیش کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

ملایا کا سرکاری مذہب اسلام طے پائیگا

کوالالمپور یکم فروری۔ ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ آزاد ملایا میں سنگاپور کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ملایا کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا جسے سنگاپور قبول نہیں کر سکتا۔

ملایا اور سنگاپور کے ادغام کی بابت ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ ملایا میں سنگاپور کو شامل کرنے کا ارادہ پہلے ظاہر کیا گیا تھا مگر اس موضوع پر گہری سوچ بچار کے بعد اس ارادے کو ترک کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ اس کالونی کو وفاق کا حصہ بنانے سے ہمارے لئے ایک بہت بڑی مشکل کھڑی ہو جائے گی۔

تنکو عبد الرحمٰن نے بتایا کہ ملایا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کی قومی زبان "ملائی" ہوگی حکمرانوں کی پوزیشن برقرار رکھی جائے گی۔ اور اسلام یہاں کا سرکاری مذہب ہوگا۔ ظاہر ہے کہ سنگاپور ان شرائط کو کبھی منظور نہیں کرے گا۔

برطانیہ کا زبردست جنگی خرچ

لنڈن یکم فروری۔ مارچ میں ختم ہونے والے مالی سال میں۔ برطانیہ کے دفاعی اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۴۵ کروڑ پونڈ ہے اس میں ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا فاضل خرچ برطانیہ کو صرف سویز کے بحران کے باعث برداشت کرنا پڑا ہے۔

ریل گاڑی اور ٹیکسی کے حادثہ میں دس افراد ہلاک ہو گئے

لائلپور یکم فروری۔ تاندلیانوالہ اور کنجوانی (ضلع لائلپور) کے درمیان ریلوے کراسنگ پر کل شام ایک پرائیویٹ ٹیکسی اور شورکوٹ سے لاہور جانے والی مسافر گاڑی میں تصادم ہو گیا۔ دس افراد ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

اس المناک حادثہ کے متعلق ضلع کے صدر مقام پر کل رات یہ مختصر سی اطلاع موصول ہوئی کہ ٹیکسی میں سوار بارہ مسافروں میں سے صرف دو افراد زندہ بچے ہیں۔ نو اشخاص حادثہ کے مقام پر فی الفور ہلاک ہو گئے۔ تین زخمیوں کو جب تاندلیانوالہ ہسپتال میں پہنچایا گیا تو ان میں سے ایک چل بسا۔

عازمین حج کو انتباہ

کراچی یکم فروری سرکاری اعلان ہے کہ حکومت پاکستان نے کسی شخص یا ادارے کو حج کے متعلق درخواستیں وصول کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ مغربی پاکستان میں بہت سے افراد اور ادارے اپنے آپ کو حکومت کے نمائندے بتا کر لوگوں سے حج کی درخواستیں وصول کر رہے ہیں۔ حکومت نے انہیں کوئی اجازت نہیں دی۔ یہ لوگ عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ حج کی درخواستیں حج بکنگ افسر کراچی کو بھیجنی چاہئیں جن کے لئے تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳؍۱؍۵۶ کو میرے چھوٹے بھائی عبد الرشید ساجد ابن شیخ عبد الرب (مرحوم) کا نکاح ہمراہ جمیلہ اختر بیگم بنت مکرم جناب عبد الحکیم صاحب نوشہرہ بعوض آٹھ صد روپیہ حق مہر امیر جماعت نوشہرہ نے مسجد احمدیہ نوشہرہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ آمین ثم آمین

شیخ عبد السلام طاہر شجاع آباد

اعانت الفضل

سید منیر احمد صاحب ولد سید سعید احمد صاحب نے (جو حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کے پوتے ہیں) مبلغ پانچ روپے برائے اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت اور درازی عمر عطا فرمائے۔ اور ان کی جملہ مرادات ان کو عطا فرمائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ووکنگ مشن کا "بے نظیر تبلیغی کارنامہ"

(بقیہ صفحہ ۴)

کہ میں آیت ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین الآیہ کی صحیح تفسیر لکھ کر انہیں بھیجوں۔ چنانچہ میں نے تفسیر لکھ کر بھیج دی۔ اس کے بعد وہ مجھ سے نہایت عزت سے پیش آیا کرتے اور کئی دفعہ مجھے اپنے مکان پر بلایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات کئے جاتے تھے ان کے جوابات دریافت کیا کرتے۔ اور گورنمنٹ کے حلقوں میں بھی یہ کہنا شروع کیا کہ اسلام کے متعلق اگر کوئی امر دریافت کرنا ہو تو امام مسجد لنڈن سے کیا کریں۔ الغرض میری موجودگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے اصل مقام سے گرا کر پیش کئے جانے کے دو واقعات ہوئے اور میں نے اسی وقت بلا خوف لومۃ لائم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام اور حقیقی مرتبہ کو ظاہر کر دیا۔ اور یہ دونوں واقعات انہی لوگوں کے نزدیک جن کی میں نے تردید کی تھی میری عزت افزائی کا موجب ہوئے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

پس یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر سیدنا مصلح موعود مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا انتظام نہ کرتے۔ تو نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مقام اہل مغرب پر ظاہر ہوتا اور نہ آپ کے جان نثار غلام سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت ان تک پہنچتی۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کی صداقت کہ "میں تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اسی مبارک وجود کے ہاتھ پر ظاہر ہوئی جس کے متعلق اس نے یہ وعدہ دیا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

ہم حضور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ طریق انتخاب کو سلسلہ اور اسلام کے لئے

باعثِ صد برکات یقین کرتے ہیں

جماعت احمدیہ قادیان کی متفقہ قرارداد

مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک مسجد اقصےٰ میں درویشان قادیان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مکرم محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلےٰ و امیر مقامی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے گذشتہ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر بیان فرمودہ طریق انتخاب خلیفہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اخبار الفضل سے حضور کا ارشاد مبارک پڑھ کر سنایا اور تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائی کہ یہ طریق انتخاب ہی درست ہے۔ آپ نے حدیث شریف علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کی روشنی میں بیان کیا کہ خلفاء راشدین کی سنت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی۔ چنانچہ حضور نے جو آئندہ خلیفہ کے انتخاب کے لئے مجلس مقرر فرمائی ہے اس کی خلفاء راشدین کے طریق انتخاب سے بھی تائید ہوتی ہے اور یہ طریق انتخاب ہی جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے خدا تعالےٰ کے نزدیک مقبول اور جملہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے واجب القبول ہوگا۔

اس موقعہ پر جملہ درویشان قادیان بشمولیت ممبران صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں خلافت حقہ اسلامیہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتخاب کے متعلق جو طریق مقرر فرمایا ہے۔ اس تعلق میں ہم خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور اقدس کو صحت و سلامتی سے ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور حضور کی قیادت و رہنمائی میں ہی ہماری زندگی گذرے۔ آمین۔

ہم ممبران جماعت قادیان اور جماعتہائے ہندوستان دلی خلوص و عقیدت سے حضور کے اس فیصلہ کو قبول کرتے ہیں۔ اور اس کو سلسلہ اور اسلام کے لئے باعث صد برکات یقین کرتے ہیں۔

حضور سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم درویشان قادیان اور جماعتہائے ہندوستان کو ہمیشہ خلافت حقہ سے وابستہ رکھے اور اس کے فیوض و برکات سے ہر آن متمتع فرماتا رہے۔ آمین۔

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ غلامان درویشان قادیان

ــــــ مذریعہ امیر مقامی و ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان

درخواست دعا

لاہور میں ہمارے بہنوئی شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ بھیرودی کے مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ مثانہ میں کسی پھوڑا کے باعث تکلیف بڑھنے کا خدشہ ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ خطرناک صورت سے محفوظ رکھے اور جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احقر ان فضل الرحمٰن و محمد اقبال پراچہ از لاہور